پھونک کرے اور عقیدہ یہ ہو کہ اصل نافع و ضار تو اللہ تعالیٰ ہے' یہ جھاڑ پھونک محض ذریعہ ہے' یہ شرک نہ ہو گا۔ جس طرح دوا میں تاثیر حکم الٰہی سے ہے' اسی طرح جھاڑ پھونک میں تاثیر حکم الٰہی سے ہے۔ اسی طرح جو شخص تعویذ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ یہ ایک ذریعہ ہے' اصل نفع و ضرر حکم الٰہی پر منحصر ہے' تو یہ بھی شرک نہ ہو گا۔ اسی لیے امت کے بے شمار اکابر اور صلحا تعویذ لکھ کر دیتے رہے ہیں۔

۴۔ جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن میں گلے میں کچھ لٹکانے یا ہاتھ میں کوئی زرد یا دوسرا دھاگا باندھنے کی مخالفت کی گئی ہے تو ان کا تعلق یقیناً واضح طور پر اس دور کی مشرکانہ رسوم اور بتوں سے ہو گا۔ اس لیے ان سے منع کیا گیا۔ اس کے برخلاف تعویذ کا تعلق کلام الٰہی یا کلمات خیر سے ہے' اور اس میں مشرکانہ الفاظ یا عقیدہ نہ ہو' تو اس پر یہ مخالفت وارد نہ ہوگی۔

۵۔ اسی لیے امام ابن تیمیہ ؒ نے اپنی کتاب الکلم الطیب میں' ابو داود اور ترمذی کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے کہ عبداللہ بن عمر اپنے سمجھ دار بچوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور ناسمجھ بچوں کے گلے میں لٹکا دیتے تھے: اعوذ بکلمات اللہ التامة، من غضبه وشر عباده، ومن همزات الشياطين وان يحضرون۔ اس حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کیوں کہ یہ ان کا عمل تھا اس لیے یہ حجت نہیں لیکن سلف تابعین میں سے بعض نے تعویذ کی اجازت دی ہے' اور بعض نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اب صرف شیخ محمد بن عبدالوہاب کے استنباط و اجتہاد کی بنیاد پر اس کو قطعی اور صریح ممنوع اور شرک کو قرار نہیں دیا جا سکتا' نہ یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ شاہ ولی اللہ اور مولانا تھانوی جیسے جید علما جانتے بوجھتے عمل شرک کا ارتکاب کرتے تھے۔

۶۔ آخری بات جو میں اس قسم کے تمام مسائل میں اپنے احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں یہ ہے کہ جزئی و فروعی مسائل میں اختلاف رہا ہے اور ہو گا۔ اس وقت مسلمان جس عرصہ محشر میں ہیں' ان کے سامنے جو چیلنج اور کام ہے' اس کے پیش نظر احیاے اسلام کے علم برداروں کو اس قسم کے مسائل کی طرف توجہ کرنے اور ان میں پڑنے کی فرصت و مہلت ہی نہ ہونا چاہیے۔ (خرم مراد)

عادت بد کا ترک

ہم دو دوست ہیں۔ دین کا کام مل جل کر کرتے ہیں۔ قرآن مجید کا اور اسلامی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے اندر ایک بہت بری عادت پائی جاتی ہے۔ جب ہم اکٹھے رہتے ہیں تو وہ ہم سے نہیں چھوٹتی۔ جب کچھ دنوں کے لیے ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے ہیں تو مسئلہ ٹھیک رہتا ہے لیکن ہمارے دوسرے ساتھی سمجھتے ہیں کہ یہ آپس میں ناراض ہیں۔ ہروقت پریشانی اور الجھن کا شکار رہتے ہیں۔ خدارا ہمیں اس کا علاج بتائیں' کوئی ایسا عمل صالح' یا وظیفہ' کہ دنیا کی محبت ختم ہو جانے اور صرف